بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۹ | یکم جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۲ احسان ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۲ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۳۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ مجید کے دقائق وحقائق بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں

کوئی صداقت کوئی حکمت اور کوئی نور نہیں ہے جو اس کی متابعت سے نہ مل سکتا ہو

"(قرآنِ مجید کے) دقائق وحقائق صرف دو تین نہیں ہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیطِ بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو... نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائق اور معارفِ قرآنی کو اس قدر بیان کیا ہے کہ جو ایک طالبِ صادق کی تسلّی اور تشفّی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح جوش مار رہے ہیں۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۲۴۰ حاشیہ نمبر ۱۱)

"جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ میں اسبابِ ضلالت میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی نظر میں عظمتِ قرآن شریف کی باقی نہیں رہی۔ ایک گروہ مسلمانوں کا فلاسفہ ضالہ کا مقلّد ہو گیا ہے کہ وہ ہر ایک امر کا عقل سے ہی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں... ان لوگوں کے مقابل پر دوسرا گروہ وہ ہے کہ جس نے عقل کو بکلّی معطّل کی طرح چھوڑ دیا ہے اور ایسا ہی قرآن شریف کو بھی چھوڑ کر جو سرچشمہ تمام علومِ الٰہیہ کا ہے صرف روایات و اقوال بے سروپا کو مضبوط پکڑ لیا ہے۔ سو ہم ان دونوں گروہوں کو اس بات کی طرف توجّہ دلانا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کی عظمت و نورانیت کی قدر کریں اور اس کے نور کی راہنمائی سے عقل کو بھی دخل دیں اور کسی غیر کا قول تو کیا چیز ہے اگر کوئی حدیث بھی قرآن کریم کے مخالف پائیں تو فی الفور اس کو چھوڑ دیں جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ قرآن کریم میں آپ فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل شام حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۱۲ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

ضعف کی تکلیف ہے رات بھر نیند نہیں آئی

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب (ناظم انصار اللہ ضلع نواب شاہ) چند روز سے علیل ہیں۔ احبابِ جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحی خاں۔ نواب شاہ سندھ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

فضلِ عمر درس القرآن کلاس تین ہفتے کے لئے ۱۵ جون سے ۵ جولائی تک منعقد ہوگی انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کی تعمیل میں تمام امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندے اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ آنے والے احباب صدر جماعت یا امیر صاحب یا مربی سلسلہ کی تصدیق ضرور لائیں۔

(ناظم اعلیٰ مجلسِ انتظام فضلِ عمر درس القرآن کلاس)

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تربیتی لائحہ عمل میں ہفتہ تربیت کے انعقاد کے لئے ۲۱ جون تا ۲۶ جون ۱۹۷۵ء کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ اس دفعہ تربیت کے لئے جن مضامین اور امور کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے ان کے مختصر نوٹس کتابچہ کی صورت میں شائع کر کے جملہ مجالس کو بھجوائے گئے ہیں۔ ہر مجلس کے زعیم اور ذمہ دار اراکین سے درخواست ہے کہ پروگرام تجویز کر کے ان امور پر اپنے ہاں مقررین سے تقریریں کروائیں اور ہفتہ تربیت کے ختم ہونے پر مفصّل و مکمل رپورٹ قیادت تربیت مجلس مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمایا جائے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ احسان ۱۳۵۴ ہش
۱۲ جون ۱۹۷۵ء

بار بار دُہرائی جانیوالی ایک تاریخی حقیقت

انبیاء ماسبق کے جو واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں ان سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو ایسے وقت میں ہی مبعوث کیا جب لوگ بالعموم حق و صداقت کو خیرباد کہہ کر گمراہی و ضلالت میں غرق ہو جاتے تھے۔ اُس وقت ایسا نہیں ہوتا تھا کہ سارے ہی لوگ ایک جیسی گمراہی میں مبتلا ہوں۔ ایک قلیل تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی تھی جو رسم و رواج کے زیرِ اثر گمراہی میں مبتلا تو ہوتے تھے لیکن ان کا سعید الفطرت ہونا شک و شبہ سے بالا ہوتا تھا۔ ایسے قلیل التعداد لوگ مامور من اللہ یہ شروع میں ہی ایمان لا کر حق و صداقت اور راہِ ہدایت کی طرف لوٹ آتے تھے۔

باقی لوگ جو غالب اکثریت میں ہوتے گمراہی و ضلالت میں بُری طرح بھٹک رہے ہوتے تھے لیکن ان سب کی گمراہی ایک جیسی نہیں ہوتی تھی۔ وہ گمراہی کے مختلف درجوں میں بٹے ہوئے ہوتے۔ بعض ان میں سے آنکھیں رکھنے کے باوجود حق کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کو دیکھ نہیں سکتے تھے، بعض دل رکھنے کے باوجود سوچنے سمجھنے اور حق کو پرکھنے کے قابل نہ ہوتے تھے، بعض کان رکھنے کے باوجود حق بات سننے کے روادار نہ ہوتے تھے، اور بعض گمراہی میں اس درجہ بڑھے ہوئے ہوتے کہ وہ رُوحانی طور پر اندھے اور بہرے ہی نہ ہوتے بلکہ ان کی حالت رُوحانی مردوں کی سی ہوتی، ان میں حق سے متأثر ہونے کی صلاحیت ہی سرے سے مفقود ہوتی تھی۔ ایسے ہی لوگ ہوتے تھے جو مامورینِ الٰہی کی مخالفت پر آمادہ ہو کر انہیں اور ان کے قلیل التعداد انتہائی کمزور ساتھیوں کو اذیتیں پہنچانے اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے اور وہ رُوحانی طور پر اندھوں اور بہروں کو اپنے ساتھ ملا لیتے تھے۔ بالعموم یہی وہ لوگ ہوتے تھے جو کسی صورت ایمان نہیں لاتے تھے اور دوسروں کو بھی ایمان لانے سے باز رکھنے کے ذمہ دار ہوتے تھے۔ ان کے لئے یہی مقدر ہوتا تھا کہ یا تو وہ ایمان لائے بغیر ہی اس دنیا سے انکار اور تکذیب کی حالت میں کوچ کر جائیں یا پھر قہری نشان دیکھ کر ہی ایمان لائیں۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے تاریخ بار بار ہی نہیں بلکہ ہر بار دُہراتی رہی حتّٰی کہ کوئی ایک مامور من اللہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ جسے پُرزور اور انتہائی شدید مخالفت، تضحیک و تذلیل اور مخالفینِ حق کے ہاتھوں تعذیب کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

خود افضل الرسل مولائے کُل خاتم الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا جب ظہور ہوا تو آپؐ کو اور آپؐ پر ایمان لانے والے معدودے چند سعید الفطرت انسانوں کو بھی اسی قسم کے اذیت ناک حالات میں سے گزرنا پڑا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سب دکھوں اور مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے میں بے نظیر صبر کا نمونہ دکھایا البتہ جو چیز آپؐ کو افسردہ اور بے چین کئے دیتی تھی وہ یہ تھی کہ حق کے یہ دشمن قہری نشان ظاہر ہونے سے پہلے ہی کیوں ایمان نہیں لے آتے۔ ان کی طرف سے انتہائی اذیت ناک مظالم کا تختۂ مشق بننے کے باوجود آپؐ کے دل میں یہی تڑپ تھی کہ یہ لوگ کسی قہری نشان کا نشانہ نہ بنیں اور اس سے قبل ہی ایمان لا کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بار بار مخاطب کر کے یہی فرمایا کہ یہ لوگ رُوحانی طور پر اندھے اور بہرے بلکہ مُردوں کی طرح ہیں آپؐ نہ انہیں سُنا سکتے ہیں اور نہ دیکھنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان تو لائیں گے لیکن اپنے پیش رو مخالفینِ انبیاء کی طرح موعودہ گھڑی کے آنے کے بعد ہی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ
وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ وَمَا
يَسْتَوِي الْاَحْيَاۤءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ
مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝
اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝ (فاطر آیات ۲۰ تا ۲۴)

ترجمہ:۔ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرے اور نور برابر ہو سکتے ہیں اور نہ سایہ اور دھوپ برابر ہو سکتے ہیں اور نہ زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ یقیناً جس کو چاہتا ہے سُنا سکتا ہے مگر تُو انکو نہیں سُنا سکتا جو قبروں میں دبے ہوئے ہوں۔ تُو تو صرف ایک ہوشیار کرنے والا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کو اسی طرح جھٹلایا گیا تھا۔ جو لوگ رُوحانی طور پر اندھے، بہرے اور مُردے تھے وہ اُن پر بھی ایمان نہیں لائے تھے اور بالآخر موردِ عذاب بنے تھے اس لئے آپؐ ان کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہ ہوں اور اندر ہی اندر نہ کڑھیں۔ آپؐ کا کام تو ان لوگوں کو ہوشیار کرنا اور ایمان لے آنے کی صورت میں انہیں خوشخبری دینا ہے، سو آپؐ انہیں ہوشیار کرتے رہیں انہیں زبردستی راہ راست پر لانے کی ذمہ داری آپؐ پر نہیں ہے، اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور ظلم ڈھانے سے باز نہیں آئیں گے تو اپنے کئے کی خود سزا پائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ
اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۤءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ
بِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ (فاطر آیات ۲۵ تا ۲۷)

ترجمہ:۔ ہم نے تجھے ایک قائم رہنے والی صداقت کے ساتھ ایک خوشخبری دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔ اور اگر یہ لوگ تجھے جھٹلاتے ہیں تو اُن لوگوں نے بھی جو اِن سے پہلے گزرے تھے، (اپنے وقت کے رسولوں کو) جھٹلایا تھا۔ ان کے پاس بھی اُن کے زمانہ کے رسول دلائل کے ساتھ اور بعض تعلیمات کے ساتھ آئے تھے اور (ان میں سے بعض) روشن کرنے والی کتاب کے ساتھ بھی آئے تھے۔ پھر میں نے کافروں کو ان کے جھٹلانے کے سبب (عذاب سے) پکڑ لیا سو اب یہ دیکھ لیں کہ انکار کا نتیجہ کیسا ہوتا ہے۔

الغرض ابتداءً غالب اکثریت کی طرف سے انبیاء ماسبق اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے کئے جانے والے حق کے دیگر علمبرداروں کا انکار اور انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنانے کا افسوسناک کاروبار ایک ایسی حقیقت ہے جسے تاریخ بار بار دُہراتی رہی اور اسکے بار بار دُہرائے جانے کے باوجود ہر زمانہ کے نوعِ انسان میں سے انہوں نے جو رُوحانی طور پر اندھے بہرے اور مُردے تھے۔ اپنے سے پہلوں میں کیڑے نکالنے اور انکی ظالمانہ روش پر نفرین کا اظہار کرنے کے باوجود خود اس تاریخی حقیقت سے کوئی عبرت حاصل نہ کی اور وہی کچھ کرتے رہے جو ازمنۂ گزشتہ میں ان کے پیشرو کرتے رہے تھے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو بار بار دُہرائی گئی اور دُہرائی جاتی رہے گی۔ حق بہت کچھ دُکھ سہنے اور صدمات اُٹھانے کے بعد ہی غالب آتا رہا اور آتا رہے گا۔

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

جماعت احمدیہ "وا" کی سالانہ کانفرنس۔ مختلف تبلیغی مواضیع پر تقاریر
اپر ریجن کا تبلیغی دورہ۔ ایک مسجد کا سنگ بنیاد۔ انفرادی ملاقاتیں
ایثار و قربانی کے عظیم مظاہرے

مکرم مولوی نعیم احمد صاحب چوہدری مشنری انچارج اشانٹی ریجن

—— غانا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مارچ ۱۸۸۲ء میں یعنی قیام جماعت احمدیہ سے بھی سات سال قبل یہ بشارت دی گئی تھی "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء لا مبدل لکلمات اللہ" (براہین احمدیہ حصہ سوم) کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ یہ ایک وعدہ الٰہی تھا جس کے ظہور کا مشاہدہ ہم ہر روز کر رہے ہیں۔ امسال جماعت احمدیہ "وا" کی سالانہ کانفرنس ۱۰-۱۱-۱۲/ اپریل کو "وا" میں منعقد ہوئی۔ اس علاقہ میں حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم کے ذریعہ ایک انسپکٹر پولیس نے احمدیت قبول کی لیکن ان کے قبول احمدیت کے بعد تبادلہ کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگوں کو احمدیت کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہ ہو سکیں لیکن ان کے بعد احمدیت کے جانثار مجاہد حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ذریعہ ۱۹۳۱ء میں الحاج امام صالح نے کاسی میں ایک مناظرے کے بعد قبول احمدیت کی سعادت پائی۔

۱۹۶۱ء میں اس جماعت نے ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے صرف کثیر سے ایک عالیشان مسجد بنائی جو اس علاقہ میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ لیکن آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مسجد بھی جماعت کے لئے کافی نہیں۔ اسلئے مسجد کو اور زیادہ وسیع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے اس سال جماعت احمدیہ "وا" کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ غانا نے کیا۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ اگر ہمیں خدا تعالیٰ پر اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر زندہ ایمان حاصل ہے تو کسی قسم کی مخالفت بھی احمدیت کی ترقی روک سکے یہ ممکن ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے آج ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے ہم اپنی قربانی کے معیار کو اور زیادہ بلند کریں تا ہم ان دیوانوں میں شامل ہو جائیں۔ جن کے متعلق حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

آپ کی تقریر کے بعد مکرم امام خالد صاحب نے "وا" میں ابتدائی احمدیوں کے حالات کے متعلق نوجوان نسل کو آگاہ کیا اور جب آپ نے الحاج امام صالح مرحوم کے ایثار و قربانی کو بیان کیا تو رقت سے ان کی آواز بھرا گئی۔ حاضرین میں سے اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور جلسہ گاہ میں ہر طرف نعرۂ تکبیر کی صدا گونجنے لگی دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد جب احباب جماعت کو قربانی میں حصہ لینے کا موقع دیا گیا تو بحکم قرآنی فاستبقوا الخیرات کی مکمل تصویر بن کر مخلصین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے کے شوق میں ٹوٹے پڑ رہے تھے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر قربانی کا یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز تھا۔ آن کی آن میں ممبر پر سیڈیز کا انبار لگ گیا اور جب منتظمین نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ پاکستانی روپے کے حساب سے یہ رقم اڑھائی لاکھ روپے بنتی ہے۔ گذشتہ سال جماعت احمدیہ وا کی سالانہ کانفرنس کی قربانی ایک لاکھ بیس ہزار روپے تھی لیکن امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑھ کر یہ اڑھائی لاکھ روپے تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ۔ یاد رہے کہ یہاں پر ممبران جماعت باقاعدگی سے ماہانہ چندہ اس کے علاوہ دیتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا تھا اور آپ نے پہلے سال کے لئے جماعت سے صرف ستائیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے لیکن آج اسی تحریک جدید کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعتوں میں سے صرف ایک جماعت کے جلسہ سالانہ کا چندہ اس سے کہیں زیادہ ہے یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ آج خود ہمیں اس کے مشاہدہ کا موقع ملا ہے اور ایک نظارہ تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا کہ جب سٹیج سے اعلان کیا گیا کہ اب چندہ دینے کا وقت ختم ہو گیا ہے تو ایک صاحب پیچھے سے اٹھ کر چندہ دینے کے لئے آئے۔ جب انہیں کہا گیا کہ اب وقت ختم ہو گیا ہے تو انہوں نے بڑے اطمینان سے ۵۰۰ روپے کے قریب رقم ممبر پر رکھتے ہوئے کہا کہ اب میں ہاتھ جیب سے نکال چکا ہوں اور یہ رقم دوبارہ اس جیب میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ نہیں لینا چاہتے تو میری طرف سے باہر پھینک دیں۔ یہ ہے اس جماعت کی قربانی کا معیار

کانفرنس کے تیسرے روز پروگرام کے مطابق مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت "وا" میں قائم شدہ۔ نصرت جہاں گرلز اکیڈمی میں ایک مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہونی تھی۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد تمام احباب جماعت سکول کی طرف درود شریف پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ کار روائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم کمال الدین خان صاحب ہیڈ ماسٹر نوجیا احمدیہ سیکنڈری سکول نے کی۔ جس مکرم لطیف احمد صاحب شاہد ایم اے نے اس مسجد کی غرض و غایت بتائی نیز آپ نے احباب کو آگاہ کیا اور کہا کہ مسجد کا اندازہ خرچ ۴۲ ہزار روپے ہے اس کے بعد محترم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے بتایا ہم نے ٹیچی مان میں مسجد تعمیر کی تو کسی صاحب نے تمام سیمنٹ مہیا کر دیا۔ کسی نے تمام بلاک وغیرہ اور کسی نے تمام دروازے دے دئے اس طرح تھوڑے سے ہی عرصہ میں ایک بہت بڑی مسجد تعمیر ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے اعلان کے ساتھ ہی احباب جماعت نے وعدے لکھوانے شروع کر دئے اور ٹیچی مان والی مسجد کی طرح کسی نے کہا میں تمام سیمنٹ مہیا کروں گا۔ کسی نے بلاک اور کسی نے دروازے اور چھت کا کا سامان دینے کا وعدہ کیا۔ اسکے علاوہ ۸ ہزار روپے کے قریب نقد چندہ بھی احباب نے دیا اور ہمارے ایک پاکستانی دوست مکرم عبدالرفیق صاحب ہمدانی جو مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت اسی سکول میں کام کرتے ہیں) نے اس مسجد کے لئے ۸ ہزار روپے چندہ دیا۔ اندازاً خرچ چونکہ صرف ۴۲ ہزار روپے تھا اور احباب جماعت نے جب وعدہ جات لکھوائے تو اس سے کہیں زیادہ تھے۔ اسلئے منتظمین اس بات پر مجبور ہو گئے کہ مسجد کے نقشہ پر نظر ثانی کی جائے اور اسے آمد کے مطابق وسیع کیا جائے۔ اس موقع پر غانا کمرشل بنک "وا" کے مینیجر صاحب نے جو عیسائی ہیں۔ مسجد کے لئے آٹھ سو روپے چندہ دیا۔ ان کی بیگم نے بھی تعمیر مسجد کے لئے چندہ دیا۔

کانفرنس کے تیسرے روز ہی نماز عشاء کے بعد ایک کھلے میدان میں بجلی لگا کر عام تبلیغ کا پروگرام منعقد ہوا جس میں بہت سارے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور یہ پروگرام صبح ۱ بجے تک جاری رہا۔ مختلف مقررین نے تبلیغی موضوع پر مفصل تقاریر کیں۔

مورخہ ۱۴/ اپریل کو "وا" سے روانہ ہو کر Upper Region کے ہیڈ کوارٹر بولگا ٹانگا پہنچے اور پھر یہاں اپر ریجن کے ریجنل کمشنر کرنل W. C. A. ACQUAYE NORTEY سے ان کے آفس میں ملاقات کی اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اس موقع پر ریڈیو ٹی وی

اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے بعد میں مکرم امیر صاحب سے جماعت کے متعلق مختلف سوالات ... جن کے مکرم امیر صاحب نے مفصل جوابات دئے۔ اسی روز یہاں سے روانہ ہو کر شام کو ہم Tamale پہنچے۔ یہاں پر نماز عشاء کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو قادیان، ربوہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختلف سلائیڈز دکھلائیں۔ دوسرے روز مکرم امیر صاحب نے نارتھن ریجن کے محکمہ تعلیم کے افسران بالا سے ریجن میں موجود احمدیہ سکولوں کے متعلق مختلف امور پر بات چیت کی۔ یہاں سے روانہ ہو کر ہم سلاگا پہنچے۔ جہاں پر ہمارا مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ایک سیکنڈری سکول ہے۔ مکرم امیر صاحب نے سکول کی عمارت کا معائنہ کیا جو ابھی زیر تعمیر ہے۔ اور پھر سلاگا کے چیف سے ملاقات کی۔ یہ چیف صاحب چونکہ فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار تھے اس لئے انہوں نے امیر صاحب سے درخواست کی اگر آپ اپنا کوئی ڈاکٹر بھجوا سکیں تو میں بہت ممنون رہوں گا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف کوکوفو اشانٹی نے اگلے ہفتہ ہی چیف صاحب کا مکمل معائنہ کیا اور علاج تجویز کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین"

اس طرح ہم اپر ریجن اور نارتھ ریجن کے دورہ کے بعد واپس کماسی پہنچ گئے اس دورہ میں مکرم امیر صاحب کے ہمراہ مکرم مسعود جمال صاحب نائب سیکرٹری جماعت احمدیہ غانا۔ مکرم مولوی یوسف یاسین صاحب ریجنل مشنری سینٹرل ریجن اور خاکسار تھے۔

تصحیح در رپورٹ جماعت احمدیہ لائلپور

الفضل مورخہ ۵؍ مئی ۷۵ء کے صفحہ ۵ پر جماعت احمدیہ لائلپور کی رپورٹ میں معاونین خصوصی کے اسماء شائع ہوئے ہیں۔ اس میں نمبر شمار ۱۰ پر سہواً مکرم شیخ بشیر احمد صاحب لکھا گیا ہے۔ صحیح نام مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

نمازِ جمعہ کی فضیلت و اہمیت

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کوہاٹ

اللہ تبارک و تعالیٰ جماعت مومنین کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ
مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

(سورہ جمعہ)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو تم یاد الٰہی کی طرف توجہ کرو۔ اور اس وقت تجارت چھوڑ دو۔ یہی امر تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے۔ اگر تم جانتے ہو

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ کسب معاش کے ساتھ ساتھ زیادہ تر توجہ یاد الٰہی کی طرف دلائی گئی ہے اور خاص کر جمعہ کے دن جو مومنوں کی روحانی عید کا دن ہے۔ اور قبولیت دعا کا دن ہے

ہمارے پیارے آقا فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ
أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ
أُخْرِجَ مِنْهَا

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل الجمعۃ ۲۳۱)

کہ سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل ہوئے۔ اسی دن جنت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔

اسلام میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں۔ عیدالفطر۔ عیدالاضحیٰ اور جمعہ کی عید ہے جو ہر سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت یہ عید ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ برکت والی عید ہے۔ گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے جمعہ دراصل ایک روحانی جمعہ کا ظل اور پیش خیمہ تھا اور وہ روحانی جمعہ حضرت مسیح موعود کا وجود باجود ہے۔ اور اس جمعہ میں چونکہ روحانی تکمیل ہونے والی تھی اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ نے اس کے بڑے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں اور اس دن کو مسلمانوں کے لئے یوم العید قرار دیا ہے اور حقیقت میں اس سے بڑھ کر عید کیا ہوگی کہ اسلام کا احیاء اسی دن ہو۔ حضرت ابن عربی کی پیشگوئی میں یہ بات درج ہے کہ مسیح موعود جمعہ کے دن پیدا ہوں گے اور سورہ جمعہ کی پیشگوئی اس پر دلالت کرتی ہے۔ جمعہ روحانی طور پر مسیح موعود کی محبت کا نشان ہے اور مسیح موعود کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کو دعاؤں کا خاص نشان دیا جاوے گا۔ اور اس کا عہد خصوصیت سے قبولیت دعا کا عہد ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا
عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ
يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ
شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

(مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)

اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت مختصر ہوتی ہے

اگرچہ یہ امر اپنے ظاہر پر بالکل صحیح ہے اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ یوم جمعہ میں ضرور ایسی ساعت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں یہ حقیقت ہے کہ آپ لوگوں کو دعا کی طرف بہت متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس خاص ساعت کا پتہ آپ دے دیتے تو پھر اسی وقت کے لوگ منتظر رہتے۔ آپ نے اجمالی طور پر ذکر کرکے طبائع میں ایک خاص جوش دعا کے لئے پیدا کرنا چاہا ہے اور ساتھ ہی فرمایا

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا
عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ
فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ
عَلَيَّ

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ ۱۵۰)

دنوں میں بہترین دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی فرمایا

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ
رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا
الدُّعَاءَ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

انسان اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے۔ جب وہ سجدے میں ہو۔ اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

نماز جمعہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے لیکن مریض۔ مسافر۔ عورت اور غلام پر فرض نہیں نماز جمعہ و عیدین کے لئے غسل کرنا اور صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

نماز جمعہ کے لئے پہلی اذان کے مطابق اذان ہوتے ہی مسجد میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور پہلے پہنچنے کا ثواب حاصل کرنا چاہئے اور ذکر الٰہی درود شریف میں مشغول رہنا چاہئے۔ اور خاموشی سے خطبہ سنا جائے۔ فضول باتوں سے اجتناب کیا جائے۔ اس بارے میں احادیث میں مذکور ہے کہ جو شخص غسل کرکے اور اذان سنتے ہی مسجد میں آ جاتا ہے اور خاموشی کے ساتھ خطبہ سنتا ہے۔ اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بے عذر جمعہ کو ترک کرنا سخت گناہ ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو ایک دینار یا رائج الوقت قیمت کفارہ دے۔ اتنا نہ دے سکے تو نصف دینار۔ یہ بھی نہ ہو تو ایک صاع یعنی اڑھائی سیر اڑھائی چھٹانک گیہوں خیرات کرے اس قسم کی تاکید سے جمعہ کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

بعض لوگ ایک ہی وقت نماز پڑھ لیتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوتیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔

آپؑ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵۴)

نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نماز کیا ہے؟" پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ دعا ہے جو تسبیح۔ تحمید۔ تقدیس اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۸۷)

پھر فرمایا:۔

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نمازیں ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے... نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں جمعہ کی اہمیت سمجھنے کی توفیق دے اور اسکے فضائل اور برکات سے مستفیض کرے۔ *

ماہنامہ "خالد"

خریداران خالد مطلع رہیں کہ رسالہ خالد ماہ جون ۱۹۷۵ء مورخہ ۱۰ جون ۷۵ء کو حوالہ ڈاک کر دیا گیا ہے جن کو نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان)

دعائے نعم البدل

مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب طاہر مڈل سکول فیروز والا کا بچہ صرف دو یوم کی علالت کے بعد مورخہ ۵ جون ۱۹۷۵ء کو بعمر پندرہ دن وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ بچہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب کرتوی سابق معلم اصلاح و ارشاد وقف جدید کا پوتا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور انہیں اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (مقبول احمد ذبیح مربی سلسلہ مقیم رچنا ٹاؤن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ ملک عطاء اللہ صاحب دکاندار چوڑ اسگھر ضلع شیخوپورہ عرصہ نو ماہ سے اعصابی کمزوری اور کمر درد سے علیل ہیں ان کا اٹھنا بیٹھنا مشکل ہے زیر علاج ہیں۔

۲۔ مکرم حاجی چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چوڑ اسگھر کا مثانہ کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔

۳۔ عزیزی شازیہ بنت مکرم محمد امین صاحب احمدی دکاندار ڈسکہ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ خسرہ علیل ہے۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے۔

جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں سب کی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کے بہنوئی حافظ بشیر احمد صاحب کو ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق کینسر کا شبہ ہے۔ وہ آجکل امریکہ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد رشید ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دارالصدر۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائینگے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۰۷۷

میں امۃ السلام مصدق زوجہ سید مصدق احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیونہ منڈی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی -/۲۵۰۰ روپے [illegible]
۳۔ ایک عدد سنگر مشین (سیونگ) قیمت -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ السلام مصدق ساکن دیونہ منڈی ضلع گجرات حال ۵/۸ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد سید قربان حسین شاہ وصیت ۷۳۰۴ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد غلام حیدر واقف زندگی وصیت ۸۸۸۱ ۲۴/۴ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۸

میں محمد حسین عرف بگو ولد نور بخش صاحب قوم ڈوگر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن راولپنڈی شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اس وقت -/۶۰ روپیہ بچوں کی طرف سے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد حسین عرف بگو C/348 موتی بازار کوچہ منارام راولپنڈی شہر۔ گواہ شد صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا وصیت ۲۵۲۴ غلام محمد آباد شاہی چوک لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۹

میں محمد بوٹا ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں۔ عمر ۸۷ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپے بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد بوٹا معرفت عبدالمجید کلاتھ مرچنٹ بنک روڈ کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ فضل الدین طارق سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔ (باقی)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قائدین مجالس اطفال کے مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرماویں۔ (مہتمم اطفال)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک عہد کی تجدید

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ میں شرکت کرنے والے پچاس ہزار مخلصین سے یہ عہد لیا تھا:-

"میں چاہتا ہوں کہ نماز جنازہ ادا کرنے سے قبل ہم سب اپنے ربّ رؤف کو گواہ بنا کر اس مقدس موقعہ کی خاطر جو چند گھڑیوں میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہے اپنے ایک عہد کی تجدید کریں اور وہ عہد یہ ہے کہ ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے۔ اور دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔"

حضور نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" بھی دین کی سربلندی کے لئے جاری فرمایا ہے۔ اسے کامیاب بنائیے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف سانگلہ ہل وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ پانچ دن بے ہوش رہنے کے بعد ۴ مئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار ۹ بجے شب قریباً ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

اگلے دن قریبی جماعتوں کے احباب نے نماز جنازہ ادا کی۔ پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔

چونکہ آپ موصی ہونے کے علاوہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی شامل تھے اسلئے مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں آپکی تدفین عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم مفتی سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ (فقیر اللہ امیر جماعت سانگلہ ہل)

ربوہ میں بجلی کی رَو فیل ہو جانے کا اذیت ناک سلسلہ

الفضل ۵ و ۶ جون ۱۹۷۵ء میں یہ نوٹ شائع کئے گئے تھے کہ ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار فیل ہو جانے کا اذیت ناک سلسلہ ایک لمبے عرصہ سے مسلسل جاری ہے جو سخت گرمی کے اس موسم میں اہل ربوہ کے لئے ازحد تکلیف کا باعث ہے۔

ان نوٹوں کی اشاعت کے بعد دو تین روز بجلی کی سپلائی بہتر رہی لیکن پھر حسب سابق اس میں وقفہ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ کل دن بھر یہ حالت رہی کہ ہر دس پندرہ منٹ کے بعد اس کی رَو فیل ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ دن بھر جاری رہا اور آج صبح قریباً ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک تو مسلسل بجلی کی رَو بند رہی۔

ہم محکمہ کے اعلیٰ اور ذمہ دار حکام کو پھر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس دیرینہ اور اذیتناک تکلیف کا تدارک کریں اور عوام کو اس سے نجات دلائیں۔

صدر و نائب صدر موصیان کا انتخاب

جملہ ایسی جماعتہائے احمدیہ جہاں پر مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۴/۷۵ کو ختم ہو چکی ہے۔ لہذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوا دیا جائے تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر موصیان حسب قواعد اپنے فرائض سر انجام دیتے رہیں گے۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۱/۱۰ ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے۔ مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا صدر صاحب اطلاع دیں گے۔ یہ اطلاع یا رپورٹ صدر مجلس بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے۔ اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

۴۔ حضور کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔ تاکہ حضور کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجلس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ احمدیہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کے ذریعہ ہوگی۔

(ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مرزا خلیل احمد صاحب قضائے الٰہی سے ۳۰ مئی ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مرحوم حضرت مرزا ناصر علی صاحبؓ سابق امیر جماعت فیروز پور کے صاحبزادے حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم کے نواسے اور محترم پیر معین الدین صاحب کے ماموں تھے۔ بڑے مخلص احمدی تھے ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(جمیل احمد مرزا۔ گوجرانوالہ)

ضروری تصحیح

الفضل ۱۱ جون ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۲ پر "احمدی طلبہ کو ترجیح دینے والی سکالرشپ" کے زیر عنوان جو اداریہ شائع ہوا ہے اسکے پہلے کالم میں سورہ آل عمران کی آیت ۱۸ میں ایک لفظ کی کتابت صحیح نہیں ہو سکی۔ اصل آیت درج ذیل ہے

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ
وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ○

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔

ادارہ اس غلطی پر قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴